سید اکرام الحق جاوید

پنجاب حکومت نے

''نئی شریعت'' گھڑ لی

محکمہ مذہبی امور یا محکمہ فروغ شرکی و بدعی امور

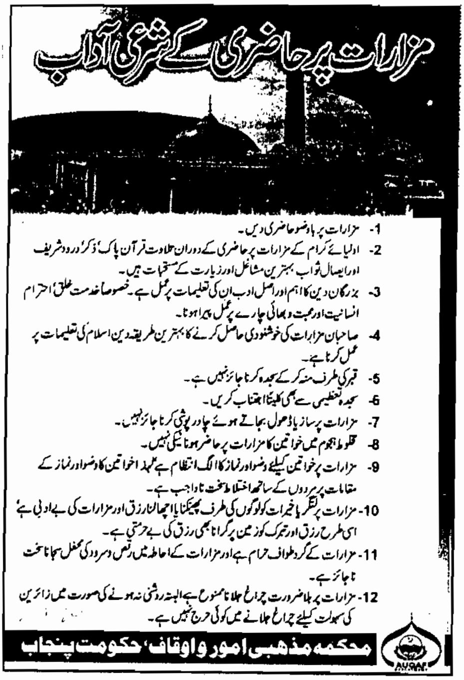

مزارات پر حاضری کے شرعی آداب

1- مزارات پر باوضو حاضری دیں۔
2- اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری کے دوران تلاوت قرآن پاک، ذکر، درود شریف اور ایصال ثواب بہترین مشاغل اور زیارت کے مستحبات ہیں۔
3- بزرگان دین کا اہم اور اصل ادب ان کی تعلیمات پر عمل ہے۔ خصوصاً خدمت خلق، احترام انسانیت اور محبت و بھائی چارے پر عمل پیرا ہونا۔
4- صاحبان مزارات کی خوشنودی حاصل کرنے کا بہترین طریقہ دین اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا ہے۔
5- قبر کی طرف منہ کر کے سجدہ کرنا جائز نہیں ہے۔
6- سجدہ تعظیمی سے بھی کلیتاً اجتناب کریں۔
7- مزارات پر ساز یا ڈھول بجاتے ہوئے چادر پوشی کرنا جائز نہیں۔
8- مخلوط ہجوم میں خواتین کا مزارات پر حاضر ہونا نیکی نہیں۔
9- مزارات پر خواتین کیلئے وضو اور نماز کا الگ انتظام ہے لہذا خواتین کا وضو اور نماز کے مقامات پر مردوں کے ساتھ اختلاط سخت ناواجب ہے۔
10- مزارات پر لنگر یا خیرات کو لوگوں کی طرف پھینکنا یا اچھالنا رزق اور مزارات کی بے ادبی ہے، اسی طرح رزق اور تبرک کو زمین پر گرانا بھی رزق کی بے حرمتی ہے۔
11- مزارات کے گرد طواف حرام ہے اور مزارات کے احاطہ میں رقص و سرود کی محفل سجانا سخت ناجائز ہے۔
12- مزارات پر بلا ضرورت چراغ جلانا ممنوع ہے البتہ روشنی نہ ہونے کی صورت میں زائرین کی سہولت کیلئے چراغ جلانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

محکمہ مذہبی امور و اوقاف، حکومت پنجاب

حکومت پنجاب کے محکمہ مذہبی امور واوقات نے ''پڑھے لکھے پنجاب'' کو نئی شریعت سے روشناس کرانا شروع کر دیا ہے ۔کسی بھی محکمے کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ دوسرے کے معاملات میں ٹانگ اڑائے ۔ ہر محکمے کو اپنا اپنا کام کرنا ہوتا ہے ۔ مذہبی امور کا محکمہ ہی مذہب اور شریعت کے بارے میں قوانین تشکیل دے سکتا ہے ۔ اور یہ اسی کا حق ہے ۔ محکمہ مذہبی امور دین کے معاملے میں مداخلت کو اپنا شرعی حق سمجھتا ہے ۔ اور ہر محکمے کو اس حد تک کھل کر اپنا کام کرنے کی آزادی ہے کہ محکمے والوں نے

شریعت محمدیؐ کے مقابلے میں ایک نئی شریعت گھڑلی ہے ۔ اور جب کوئی چیز خود بنائی جائے تو پھر چاٹ کے سارے مصالحے ڈال کر اسے کرارا بنایا جاتا ہے ۔ جو بیوی ہانڈی پکا رہی ہے ۔ اسے حق حاصل ہے کہ جتنا چاہے گھی ڈالے، جتنا چاہے نمک اور جس قدر چاہے حسب ذائقہ مرچ مصالحہ، چنانچہ صوبائی محکمہ مذہبی امور نے اپنے امور کو مذہب کا حصہ قرار دیتے ہوئے ''مزارات پر حاضری کے شرعی آداب'' مرتب کر کے ایسا فریضہ سرانجام دیا ہے جو رہتی دنیا تک لوگوں کو گمراہی کے گڑھے میں دھکیلتی رہے گی۔

کوئی طوائف اگر کسی عالم دین سے پوچھے کہ حضور! مجھے رقص کرنے سے بڑی گھبراہٹ ہوتی ہے۔ مجھے محفل میں جانے اور گھنگھرو باندھنے سے قبل کونسی دعا پڑھنی چاہئے تو اس کا عالم دین کیا جواب دے گا؟ اگر کوئی موسیقار اپنے ہارمونیم اور طبلے کی سنگت میں چاشنی ڈالنا چاہے تو وہ کسی پیر سے کیا پوچھے گا کہ مجھے کوئی ایسا وظیفہ بتا دیجئے کہ جس سے میرے سُر اور لے پر لگا کر اڑنا شروع ہو جائیں ۔ ایک شرابی کسی مذہبی سکالر سے پوچھے کہ مجھے شراب کی بوتل منہ کو لگاتے وقت بسم اللہ پڑھنی چاہئے یا کلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنا چاہئے ۔ ایک جواری کون سا ورد کرے کہ ساری بازیاں وہی جیتتا چلا جائے ۔ ایک قاتل پوچھے کہ حضرات! مجھے کسی پر گولی چلاتے وقت اللہ کے کس نام کی مالا جپنا چاہئے ۔ تو کوئی بتائے کہ وہ عالم دین، وہ سکالر، وہ دینی شخصیت اور وہ پیر صاحب کیا کہیں گے کہ جس مذہب میں رقص حرام ہے اس پر وظیفہ کیسا ۔ جس دین میں جسم فروشی کے خلاف عذاب الٰہی کی صریحاً آیات موجود ہوں اس رنڈی کو اللہ کے کس نام کا وظیفہ کرنا بتایا جائے ۔ جس دین میں موسیقی سرے سے حرام ہو وہاں کلام الٰہی کیسا اور اس کی برکات کیسیں؟ جس شریعت محمدیؐ میں جوا حرام ہو، سود حرام ہو، منشیات کا دھندہ حرام ہو وہاں اللہ کی رحمت کیسی؟ شراب پینے والا کچھ پڑھے یا نہ پڑھے، بے فائدہ، لاحاصل اور فضول ہے ۔ کوئی بتائے کہ جس دین محمدیؐ میں ''مزارات شکنی'' کا حکم ہو اس دین کے ماننے والوں کیلئے یہ شریعت کہاں سے آ گئی کہ درباروں پر حاضری کے شرعی آداب بتائے جائیں؟؟

خلیفۃ المسلمین حضرت علیؓ نے بتایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا کہ علی! جتنی تصویریں ہیں ان کو مٹا دو، قبروں کو ہموار کردو اور ان پر بیٹھے لوگوں کو بھگا دو (الحدیث) جو دین مزار، دربار اور زیارتیں مٹا دینے کا حکم دیتا ہو، اسی دین کے حوالے سے اب درباروں، مزاروں، قبروں پر حاضری کے شرعی آداب بتائے جائیں تو پھر اس صورتحال کو دیکھ کر کیا واقعی سر پیٹنے کو جی نہیں چاہتا؟ ...... گریبان پھاڑنے کو دل نہیں

کرتا؟ دیواروں سے ٹکرانے کا ارادہ نہیں بنتا؟؟؟ العیاذ باللہ کہ ہمیں یہ دن بھی دیکھنا تھے۔ گناہوں کی یہ کالک پوری امت مسلمہ کے منہ پر ملنے کیلئے کیا کافی نہیں ہے؟؟

محکمہ مذہبی امور و اوقاف نے باقاعدہ ایک اشتہار تمام قومی اخبارات کو جاری کیا۔ جس میں 12 نکاتی شرعی آداب لکھے گئے ہیں۔

۱۔ مزارات پر باوضو حاضری دیں........ حالانکہ مومن صرف پانچ وقت اللہ کے گھر حاضری دینے کا پابند ہے۔ اس کے علاوہ اسے کہیں حاضری کا پابند نہیں بنایا گیا۔ ہاں مگر صاحب استطاعت اللہ کے گھر کا حج کرے۔ باقی کہیں کوئی پابندی نہیں ہے۔

۲۔ اولیائے کرام کے مزارات پر حاضری کے دوران تلاوت قرآن پاک، ذکر، درود شریف اور ایصال ثواب بہترین مشاغل اور زیارت کے مستحبات ہیں .... لاحول ولاقوۃ الا باللہ کون اللہ کا ولی ہے اور کون نہیں، اس کا فیصلہ اللہ کو کرنا ہے یا عوام کو۔ جب یوں ایصال ثواب ہوتا ہی نہیں تو زیارت کے مستحبات کہاں سے آ گئے؟ رسول اللہ ﷺ نے تو اپنے صحابہ کو یہ عمل کہیں نہیں بتائے۔

۳۔ بزرگان دین کا اہم اور اصل ادب ان کی تعلیمات پر عمل ہے........ یہ بات تو صحیح ہے کہ ان کی تعلیمات پر عمل کرایا جائے۔ حضرت علی ہجویری کی تمام تعلیمات شرک کے خلاف ہیں۔ دربار کے متولی، مجاور، ملنگ، ملنگنیاں اور خود محکمہ اوقاف اس پر عمل درآمد کیوں نہیں کراتا۔ اس طرح خود محکمہ مذہبی امور اس عملی بددیانتی کا مرتکب ہے کہ جس کی وہ تعلیم عوام کو دیتا ہے۔

۴۔ صاحبان مزارات کی خوشنودی حاصل کرنے کا بہترین طریقہ دین اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا ہے .... اب کوئی بتلائے کہ اول تو زندہ ہی صاحب ہوتا ہے۔ مرے کو متوفی، مرحوم اور مغفور کہتے ہیں۔ مرے ہوؤں کو صاحب کہنا اور پھر ان کی خوشنودی حاصل کرنا کیا یہ بت پرستی نہیں ہے؟ اپنے ہمسائے بھارت میں یہی کچھ ہو رہا ہے۔ وہ بھی پتھر کی مورتیوں کی خوشنودی حاصل کرتے ہیں اور صاحبان مزارات کی خوشنودی حاصل کرنا ہی تو شرک ہے۔ یہ اسلام کہاں سے بن گیا؟ خوشنودی صرف اور صرف اس اللہ کی ہوسکتی ہے جو سب کا الٰہ ہے۔

۵۔ قبر کی طرف منہ کر کے سجدہ کرنا جائز نہیں ہے.......... یہ بات ہم کہیں تو ہم وہابی۔ یہ بات آپ کہیں تو عین اسلام۔ مگر بھائی! محکمہ مذہبی امور کی یہ بات مانے گا کون؟ فروغ شرک کی انڈسٹریاں دھڑا

دھڑ تعظیمی سجدے کروائے جارہی ہیں اور محکمہ والے کہتے ہیں کہ جائز نہیں ۔ یہ قانون قاعدے کی بات نہیں کہ جسے چاہے پکڑ لیا، جسے چاہے چھوڑ دیا۔ یہ دین کی بات ہے، یہ ایمان کی خشت اول ہے۔ سجدہ صرف اور صرف اللہ کیلئے ہے۔ جب رسول اللہ ﷺ کو سجدہ نہیں کیا جاسکتا تو ایک ادنیٰ ہستی اس کا کیسے روادار ہوگیا۔ اس کا کیا استحقاق بنتا ہے اور چہ جائے کہ وہ سجدہ ایک مرے ہوئے شخص کی قبر پر کیا جائے۔ سجدہ کرنے والے کی غفلت کا یہ عالم ہے کہ اسے یہ بھی پتہ نہیں کہ اس کے اندر کوئی ہے کہ نہیں۔

۶۔ سجدہ تعظیمی سے بھی اجتناب کریں...... محکمے والوں کو چاہیئے کہ وہاں آٹھ دس ڈنڈا بردار وہابیوں کو روکنے کے لئے کھڑا کیا جائے۔ تاکہ اس اہم نکتے پر خوب خوب عمل کروایا جاسکے۔

۷۔ مزارات پر ساز یا ڈھول بجاتے ہوئے چادر پوشی کرنا جائز نہیں'' .... ہاں مگر بغیر ساز یا ڈھول کے چادر پوشی کرنا جائز ہوگیا.... کہاں اونچی قبروں کو برابر کرنے کا حکم اور کہاں محکمہ کی طرف سے چادر پوشی کی اجازت، جانا ہو مزار اور وہاں ڈھول ڈھمکا، نہ کیا جائے تو مزار والے کو کیسے پتہ چلے گا کہ کون کون سا مرید آیا ہے۔ باجا کون لایا۔ ڈھول کس نے بجایا۔ دیگیں کس کس نے کھڑکائیں... ننگے پاؤں کون چلا ..اور کس کس نے اپنی اپنی عورتوں کو بازاری عورتیں بنا کر دربار تک پہنچایا کہ بدمعاشوں اور لچوں کی بھوکی نظریں ان کے حسن اور دوشیزگی کو نوچ نوچ کھا جائیں۔

۸۔ مخلوط ہجوم میں خواتین کا مزارات پر حاضر ہونا نیکی نہیں .... غنڈہ گردی جب تک نہ ہو، میلے کا مزا ہی نہیں آتا۔ مردوں اور عورتوں کو قربت کا موقع اس سے زیادہ کہاں نصیب ہوتا ہے۔ مخلوط ہجوم ہی تو ''بابے کی کرامات'' ہوتے ہیں اور پھر مخلوط ہجوم ہوں یا تنہائی کی اداسیاں، مزار پر حاضر ہونا نیکی سرے سے ہے ہی نہیں۔

۹۔ وضو اور نماز کے مقامات مردوں اور عورتوں کے الگ ہیں...... اختلاط ناواجب ہے بات صرف ناواجب کی نہیں ہے، یہاں کوئی بھی عمل واجب ہے ہی نہیں۔

۱۰۔ مزارات پر لنگر یا خیرات زمین پر گرانا، اچھالنا، پھینکنا رزق کی بے حرمتی ہے...... صرف یہاں رزق کی ہی نہیں خواتین کی بھی بے حرمتی ہے۔ انسانیت کی بے حرمتی بھی ہے، یہاں حرمت نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی، بس بے حرمتی ہی بے حرمتی ہے۔

۱۱۔ مزارات کے گرد طواف حرام ہے اور مزارات کے احاطہ میں رقص و سرود کی محفل سجانا سخت ناجائز

ہے ....اس کا مطلب یہ ہوا کہ محکمہ کے علم میں ہے کہ لوگ خانہ کعبہ کی طرح مزاروں کے طواف بھی کرتے ہیں اور مزاروں کو خانہ کعبہ کے برابر رتبہ دیتے ہیں۔حکومت یہ بھی جانتی ہے کہ رقص وسرود کی محفلیں بھی ہوتی ہیں یعنی یہاں مجرے کو مجرا نہیں ''حاضری'' کہا جاتا ہے۔ وہ اسلام کہ جس میں عورت کا ناچنا گانا حتیٰ کہ اس کی تلاوت کی آواز پر بھی پابندی ہے کہ اونچی نہ نکالے وہ عورت اپنے تمام حسن و جمال کے ساتھ حاضری دیتی ہے۔بس فرق اتنا ہے کہ یہ دربار ہے اور وہ ڈیرہ ۔

۱۲۔ مزارات پر بلاضرورت چراغ جلانا ممنوع البتہ روشنی نہ ہونے کی صورت میں زائرین کی سہولت کیلئے چراغ جلانے میں کوئی حرج نہیں ہے ....لوگ اس لئے چراغ نہیں جلاتے کہ مزار پر روشنی ہو۔ جلانے والوں نے وہاں گیس لیمپ، ٹیوبیں اور نہ جانے کیا کیا لگا رکھا ہے۔درباروں پر چراغ جلانے اور موم بتیاں روشن کرنے والے اپنے دلوں کو منور کرنے کیلئے یہ کام کرتے ہیں۔لیکن کاش انہیں جا کر کوئی یہ بتا دے کہ وہ اس مذموم فعل سے اپنے دل کی دنیا کو مزید سیاہ اور تاریک بنا رہے ہیں۔

بقول شاعر ؎

روشنی قبر میں نہیں ہوتی اس کے اوپر دیا جلانے سے

یہ بارہ نکات دے کر محکمہ مذہبی امور تو اپنے فرض سے فارغ ہو گیا لیکن درحقیقت محکمہ مذہبی امور نے یہ بارہ نکات دے کر ثبوت فراہم کر دیا ہے کہ یہ محکمہ مذہبی امور کو جس غیر سلیقہ شعاری اور لاپرواہی سے سرانجام دے رہا ہے اس سے نیکی تو فروغ نہیں پائے گی البتہ شرک، کفر، الحاد، بے راہ روی اور مساجد سے دوری کا جنگل ضرور اگے گا۔اسلام مزارات کی بیخ کنی کا حکم دیتا ہے اور محکمہ مذہبی امور ان پر حاضری کے آداب سکھاتا ہے۔بہتر تھا کہ اس محکمہ کا نام تبدیل کر کے اسے ''محکمہ فروغ شرک و بدعات امور'' کا نام دے دیا جاتا۔

جو شرک و بدعات بغیر کسی محکمے کے تعاون کے فروغ پا رہے ہیں ان کیلئے ایک محکمہ وقف کر دینا اور اس کو یہ امور سونپ دینا کیا یہ قومی خزانے کے ساتھ ناروا سلوک نہیں ہے؟ مساجد میں خطیب حضرات ہلکان ہوتے رہتے ہیں کہ مساجد خالی ہوتی جا رہی ہیں لیکن مساجد خالی ہونے کا کسی کو بھی افسوس نہیں تاہم مزاروں پر رونق بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ کتنی بدنصیبی ہے کہ اس وطن میں مسجد بنانے اور مدرسے بنانے پر تو پابندی ہے کہ بغیر اجازت نہیں بن سکتے ،ایک مزار ہیں کہ جن کو بنانے کیلئے کسی سرٹیفکیٹ کی ضرورت نہیں ،کوئی اجازت نامہ نہیں لینا پڑتا۔ مسجد اور مزار دین میں ایک دوسرے کے مدمقابل ہیں۔ایک اللہ کے آگے جھکنے کا درس دیتا ہے اور دوسرا

غیر کے آگے سرنگوں ہونے کا مظہر ہے۔ مسجد اللہ کی خالص عبادت کیلئے بنائی جاتی ہے اور مزار اللہ کے قوانین کو توڑنے اور اس کے تار و پود بکھیرنے کا سامان فراہم کرتا ہے۔ ایک مرکز انسان کو سنوارتا ہے اور دوسرا مرکز انسانیت کو بگاڑتا ہے۔ حادثہ اس قدر عظیم ہے کہ اس کی تلافی نہیں ہوسکتی۔ با قاعدہ گلی گلی محلے تعمیر مزار کمیٹیاں تشکیل دی جاتی ہیں اور اس طرح لوگوں کو فروغ شرک و بدعات میں شامل کر کے حصہ دار بنایا جاتا ہے۔

پنجاب پر پرویزی برسر اقتدار ہیں۔ ان سے خیر کی توقع نہیں۔ نیکی پر پابندیاں اور برائی کے فروغ کی آزادی، بہرحال محکمہ مذہبی امور قائم رکھا جائے یا توڑ دیا جائے، فرق تو کچھ نہیں پڑے گا۔ نیکی کا حکم دینے کیلئے اللہ نے بہت سی جماعتیں بنا رکھی ہیں وہ اپنا اپنا کام کر رہی ہیں۔ لیکن وہ ہاتھ توڑ دینے چاہییں جو برائی کی شجرکاری میں مصروف ہیں۔ حکومت اگر محکمہ مذہبی امور کا قبلہ درست کر دے تو یہی بڑی بات ہے۔ ورنہ اکبر کے دین الٰہی کی طرح ہر دور میں دین سازی ہوتی رہے گی اور وقتی ضروریات پوری کرنے کیلئے ''شریعت سازی'' کا یہ دروازہ کھولنا قطعی طور پر دین کی خدمت نہیں ہے۔ بہتر تھا کہ اس اشتہار کے بدلے وہ قرآنی آیات اور احادیث لکھ دی جاتیں کہ جو لوگوں کی بہتر طور پر قیامت تک راہنمائی کرتی رہیں گی اور اس سے بڑا کوئی تحفہ اور نہیں ہے جو پنجاب کے عوام کو دے دیا جاتا۔ ہم توقع کریں گے کہ وزیر اعلیٰ پنجاب اپنے محکمہ کی اس ''حسن کارکردگی'' کا نوٹس لیں گے کہ جس نے اہل توحید کے دلوں کو زخمی کیا اور ان کے جذبات مجروح کرنے کا سبب پیدا ہوا۔

مولانا عبدالغفار ضامرانی کا سانحۂ ارتحال

جماعت اہل حدیث بلوچستان کے ممتاز عالم دین مولانا عبدالغفار ضامرانی 31 مئی 2004ء کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایک عظیم مبلغ، جرأت مند راہنما، شعلہ بیاں خطیب اور عظیم الشان مصنف تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ امین

رئیس الجامعہ کیلئے دعائے صحت کی درخواست

رئیس الجامعہ کو دوران دورۂ سعودی عرب ''الریاض'' میں پاؤں پھسلنے کی وجہ سے ٹخنے کی ہڈی فریکچر ہوگئی تھی واپسی کے بعد اب وہ گھر پر ہی زیر علاج ہیں۔ قارئین ''حرمین'' واحباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔